221

غلام قادیانی

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار فی پرچہ تین پیسے

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۱۰ ششماہی للعہ سہ ماہی ۶/

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ذات سے جاری فرمایا

نمبر ۵۲ | مورخہ ۳ نومبر ۱۹۲۵ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ احباب دعا ضرور کرتے رہیں ۔

خاندان نبوت میں خیریت ہے ۔

۲۹ اکتوبر انسپکٹر آف سکولز نے ہائی سکول قادیان کا معائنہ کیا۔ اور پچھلے پہر فٹ بال کا میچ ملاحظہ فرمایا ۔

ہائی سکول کی ہاکی ٹیم بیرنگ ہائی سکول بٹالہ سے میچ کھیلنے کے لئے گئی ہے ۔

خان عبدالرحیم خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بیرسٹری میں کامیاب ہونے کی خوشخبری پر ۲ اکتوبر سکولوں میں تعطیل منائی گئی ۔

علاقہ مالابار میں تبلیغ احمدیت

(تار بنام الفضل)

برادر احمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ مالابار بذریعہ پیغام برقی مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۵ء مطلع فرماتے ہیں:۔

جناب صوفی حافظ روشن علی صاحب و مولوی عبدالکریم صاحب ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء مالابار میں تشریف لائے۔ اور کنانور۔ کالی کٹ۔ پیانگڈی وغیرہ مقامات میں ۱۳ زبردست تقریریں کیں۔ جو نہایت کامیاب ثابت ہوئیں۔

ملاں لوگ بھلا کب اپنی مخصوص خصائل کے اظہار سے چوک سکتے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی انہوں نے ہمارے جلسوں میں شریک ہونے سے روکنے کے لئے روزانہ کئی کئی اشتہار نکالے۔ لیکن باوجود ان کی سخت کوشش کے لوگ جوق در جوق ہمارے جلسوں میں آتے رہے۔ اور خدا تعالیٰ ہی کے فضل و کرم سے ہمارے جلسے پُر رونق رہے۔ اور ہر تقریر کے موقعہ پر جلسہ گاہ لوگوں سے بھر جاتی رہی۔ ہمارے برخلاف جس قدر اشتہار ان ملاؤں نے نکالے۔ ہم نے متانت کے ساتھ ان کے جواب بھی شائع کئے

کنانور اور کالی کٹ میں مولویوں نے ہمارے جلسوں کے مقابل پر اس غرض سے جلسے منعقد کئے۔ کہ لوگ ہمارے جلسوں میں آنے سے رک جائیں۔ مگر ان کی یہ کوشش بھی رائگان گئی۔ لوگ ہمارے ہی جلسوں میں آتے رہے ۔

کالی کٹ ٹون ہال میں جو تقریر ہماری طرف سے ہوئی۔ اس پر بعض مولویوں کے ایماء سے اُن ہی کے بتائے ہوئے سوالات بعض لوگوں نے کئے۔ جن کے کافی و وافی جوابات مولانا عبداللہ صاحب مالاباری نے دیکر ان کی تسلی کر دی۔ اور ایسا ہی پیانگڈی کے مقام پر بھی جناب حافظ صاحب کی تقریر کے بعد مولوی عبداللہ صاحب نے اعتراضات اور سوالات متعلقہ تقریر کے تشفی آمیز جواب دئے۔ پیانگڈی میں جو مباحثہ ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ ان جلسوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لوگ جو خواب غفلت میں سو رہے تھے۔ بیدار ہو رہے ہیں۔ اگرچہ وہ ہمارے برخلاف سخت سے سخت مخالفت

کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر کیا ہوا۔ ہم ان کی تسلی و تشفی کے لئے بذریعہ اشتہارات اور ٹریکٹ انتہائی کوشش کر رہے ہیں ؛

محولہ بالا تمام امور کی مفصل کیفیت ہماری جماعت کے امیر عنقریب بذریعہ چٹھی ارسال فرمائینگے (انشاء اللہ تعالیٰ) احمدی مبلغین کا یہ وفد جو تبلیغ کلمۃ الحق کے لئے منگور تشریف لایا ہوا تھا۔ آج ڈینکرہ ماروانہ ہو گیا ہے۔ اس علاقہ کے تمام احمدی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اور تمام جماعت سے دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں ؛

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھدرک کا ناواجب حکم

احمدی مبلغین کو لیکچروں کی ممانعت

مذہبی آزادی میں بیجا دست اندازی

ہمیں بھدرک ملک اڑیسہ سے حسب ذیل افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔

جماعت احمدیہ بھدرک نے اشتہار اردو اور اڑیسہ زبان میں شائع کر کے دور دور تک لوگوں کو دعوت بھیجی۔ ایک ہندو ڈاکٹر نے ایک جگہ اپنے مکان سے ملحق جلسہ کرنے کیلئے دی۔ مگر جب وہاں پہنچنے میں چند گھنٹے باقی تھے۔ تو مسلمانوں نے اس ہندو کو دھمکا یا اور طرح طرح سے خوف دلا کر ہمیں جگہ دینے سے روک دیا۔

ادہر مسلمانوں نے پولیس افسر کو اپنا ہم نوا بنا کر تحصیل کے مجسٹریٹ سے درخواست کی۔ کہ احمدی اگر جلسہ کرینگے۔ اور مذہبی لیکچر دینگے۔ تو بلوہ ہو جائیگا۔ اور فوجداری ہو جائیگی۔ ہم نے پولیس کو بتایا۔ کہ ہم کوئی سیاسی لیکچر نہ دینگے۔ نہ مذہبی جلسے میں کسی کی مذمت بیان کرینگے۔ بلکہ اسلام کی خوبیاں اور صداقت پر لیکچر ہونگے۔ ہمیں اجازت دی جائے۔ مگر اجازت نہ ملی۔ جب ہمارے مبلغ مولوی غلام احمد صاحب و مولوی عبد الغفور صاحب پہنچے۔ تو سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ان کے نام دفعہ ۱۴۴ کا نوٹس جاری کیا۔ ہم نے کہا۔ اگر غیر احمدیوں کے آنے سے ہمارے جلسے میں بلوہ ہونے کا احتمال ہے۔ تو انہیں نہ آنے دیا جائے۔ مگر حاکم نے نہ مانا۔ پھر ہم نے کہا۔ اپنے مکان کے احاطے میں جلسہ کرنے دیجئے۔ اور پولیس کی مدد دیجئے۔ اس پر بھی حاکم نے انکار ہی کی۔ اور غیر احمدیوں نے حاکم کے روبرو کہا۔ کہ ہم انہیں ان کے مکان پر بھی جلسہ نہ کرنے دینگے۔ مگر حاکم نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی۔ اور الٹا ہمارے خلاف ۱۴۴ دفعہ کا نوٹس جاری کر دیا اور ہمارا جلسہ نہ صرف بھدرک شہر میں بلکہ تمام تحصیل میں ہونے سے روک دیا۔

سب ڈویژنل صاحب کی یہ کارروائی جو انہوں نے احمدی مبلغین کے متعلق کی۔ اس مذہبی آزادی میں بیجا دست اندازی ہے۔ جو ہر ایک اہل مذہب کا حق ہے۔ اور جو تمام ہندوستان میں احمدی مبلغین کو حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ہی حاکم مذکور نے اپنی انتظامی نا قابلیت کا ثبوت بھی پیش کیا ہے۔ فتنہ انگیز لوگوں کے یہ دہمکی دینے پر کہ اگر احمدی مبلغین نے لیکچر دئے۔ تو ہم فساد کرینگے۔ احمدیوں کو لیکچروں کی ممانعت کرنے کی بجائے اس کا فرض تھا کہ امن شکنی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرتا۔ اور جب تک احمدی لیکچراروں کے لیکچروں میں کوئی ایسی بات نہ دیکھتا۔ جو کسی کے لئے دل آزار ہوتی اس وقت تک ان کے خلاف ایسا ناواجب حکم جاری نہ کرتا۔ ہم اس حکم کو اس مذہبی آزادی میں بیجا مداخلت سمجھتے ہیں جو گورنمنٹ ہند کے علاقہ میں ہمیں حاصل ہے۔ پر زور صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اور اس صوبہ کے حکام بالا سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ مجسٹریٹ مذکور کے اس حکم کو منسوخ کرا دیں ؛

خاندان حضرت نواب صاحب کو مبارکباد

میاں عبد الرحیم خان صاحب کی امتحان بیرسٹری میں کامیابی

مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے لنڈن کی طرف سے حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی خدمت میں تار پہنچا ہے۔ جس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت نواب صاحب کے صاحبزادہ میاں عبد الرحیم خان صاحب خالد امتحان بیرسٹری میں کامیاب ہو گئے ہیں

اس خوش کن اور مسرت آمیز خبر پر ہم جماعت کی طرف سے خاندان حضرت نواب صاحب کو تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور میاں عبد الرحیم خان صاحب کی اس ہمت اور کوشش کی داد دیتے ہیں۔ جو انہوں نے حصول کامیابی کے لئے مسلسل جاری رکھی۔ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے۔ ان کے مقدس خاندان کے لئے اور ساری جماعت کے لئے بابرکت کرے آمین

سماٹرا میں احمدیت

مولوی رحمت علی صاحب بخیریت سماٹرا پہنچ گئے ہیں۔ انکی موجودہ جائے قیام کا نام تاپا قوان ہے۔ مولوی صاحب کو جاتے ہی سخت مصروفیت ہو گئی ہے۔ اسقدر کہ رات دن گفتگو دینی کا شغل ہے۔ سونے کا بھی کم وقت ملتا ہے۔ ایک ہفتے کے قیام میں اللہ کے فضل سے ۸ اشخاص حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت میں داخل ہو کر حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ ایک بڑے عالم مولوی صاحب سے گفتگو کرنے کے لئے آنے والے تھے ؛

مولوی صاحب کو راستہ میں ولندیزی حکام نے روک لیا تھا۔ مگر تحقیقات کے بعد آگے جانے کی اجازت دیدی ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ ڈچ علاقہ میں ہمارا یہ تبلیغی مشن کامیاب و بامراد ہو ؛

ریویو آف ریلیجنز۔ لنڈن

ستمبر کا پرچہ شائع ہو کر آ گیا ہے۔ اس میں پروفیسر نکلسن مشہور مستشرق کا فوٹو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غیر ممالک میں ترقی کی خبریں انگریزی نظم اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ایک نامہ مبارک وغیرہ نادر مضامین ہیں۔ رسالہ کو دلچسپ بنانے اور وقت پر شائع کرنے کا خاص اہتمام ہے۔ لنڈن سے اس کا شائع ہونا اور ہندوستان و انگلستان میں ادارت و انصرام کے دفاتر رکھنا بہت اخراجات کا موجب ہوا ہے۔ یہ رسالہ بجز حقیقت شائع ہوتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی سعید روحوں کو حق کی طرف متوجہ کیا ہے۔ مگر ضرورت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد اور حضرت خلیفہ ثانی کی خواہش کی تعمیل کر کے اس رسالہ کی خریداری بڑھائے۔ اور کم از کم دس ہزار خریدار جلد سے جلد مہیا کیا جائے ؛

وہ دوست جو ریویو کی اعانت میں ہمیشہ سے حصہ لیتے رہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ریویو کے دور جدید میں جبکہ یہ رسالہ پیشگوئی کے مطابق انگریزی زبان میں لنڈن کے اندر اسلام کا وعظ کر رہا ہے۔ اپنے عہد دیرینہ کی مضبوطی سے پابندی کریں اور بیش از بیش اعانت سے مدد فرما دیں ؛

چاہیئے کہ ہر دوست جو انگریزی پڑھ سکتا ہے۔ خود خریدے اور جو نہیں پڑھ سکتا۔ وہ خرید کر دوسرے سے سنے۔ اور یورپ کی سچائی کے لئے پیاسی روحوں کو مفت رسالہ دینے کا سامان بہم پہنچائے۔ پھر اپنے غیر احمدی دوستوں میں بھی عام اشاعت کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ اور اس کوشش کی خاکسار کو اطلاع دیجائے۔ کیونکہ ریویو کے خریدار بہم پہنچانا بھی تبلیغ ہے۔ رسالہ کی قیمت سالانہ ۶ ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان ۳۰ نومبر ۱۹۲۵ء

جماعت احمدیہ کا جدید نظام عمل

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

(گذشتہ سے پیوستہ)

اب میں وہ وجوہات پیش کرتا ہوں۔ جن کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ سے نظارت کو علیحدہ تجویز کیا گیا تھا:۔

اول یہ کہ مجلس معتمدین کے بنیادی اصول میں جو دراصل ہے ہی اسلام کا بنیادی مسئلہ خلیفۂ وقت کا وجود شامل نہ تھا۔ ایک ریزولیوشن خلافت ثانیہ میں پاس کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو خلیفہ کہے گا۔ اسے مجلس مانیگی مگر یہ اصولی بات نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک ممبروں کی جماعت کہتی ہے۔ میں ایسا کرونگی۔ لیکن جو جماعت یہ کہہ سکتی ہے۔ وہ یہ بھی تو کہہ سکتی ہے۔ میں ایسا نہ کرونگی کیونکہ جو انجمن یہ پاس کر سکتی ہے۔ کہ ہم خلیفہ کی ہر بات مانینگے وہی اگر آج سے دس سال بعد یہ کہے۔ کہ نہیں مانیں گے تو انجمن کے قانون کے لحاظ سے وہ ایسا کہہ سکتی ہے یا پھر اگر انجمن یہ کہے۔ کہ اس خلیفہ کی تو ہر بات مانینگے۔ لیکن دوسرے کی نہیں مانینگے۔ تو بھی وہ اپنے قواعد کے لحاظ سے حق بجانب ہوگی۔ جس طرح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا۔ پس مسئلہ خلافت جس کے لئے ہمیں ایسی قربانی کرنی پڑی۔ جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے ماننے والے آپ کے دوست کہلانے والے۔ آپ سے دیرینہ تعلق رکھنے والے۔ ہم نے اس مسئلہ کی خاطر قربان کر دیئے۔ اگر ان میں اور ہم میں دینی اختلاف نہ ہوتا۔ تو وہ ہمیں اپنی اولاد سے زیادہ عزیز تھے۔ اپنے عزیزوں سے زیادہ پیارے تھے کیونکہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے والے۔ اور آپ کے صحابہ بھی شامل تھے۔ اور آپ کے ساتھ انہوں نے کام کیا تھا۔ اگر یہ اختلاف نہ ہوتا۔ جس کی وجہ سے ہمیں ان سے علیحدہ ہونا پڑا۔ اور یہ سوال پیدا ہوتا کہ ہم اپنے بچوں کو قربان کریں۔ یا ان کو تو میرے دل میں ذرا بھی خیال نہ آتا۔ کہ ان کے مقابلہ میں بچوں کو قربان نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر چونکہ ایک ایسے معاملہ میں اختلاف ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اور جس کا ماننا ایمان اور جماعت کے لئے ضروری تھا۔ اس لئے وہ جو ہمیں اولاد سے زیادہ عزیز تھے۔ انہیں ہم نے قربان کر دیا۔ پس اس مسئلہ کے لئے ہم نے ایسی عظیم الشان قربانی کی ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں اور کوئی قربانی نہیں ہو سکتی۔ یہ جان کی قربانی سے بھی بہت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جان میں انسان اپنے آپ کو قربان کرتا ہے۔ مگر یہاں ہمیں سلسلہ کے ایک ٹکڑے کو قربان کرنا پڑا اگر اتنی قربانی کے بعد بھی سلسلہ کی حالت غیر محفوظ ہو یعنی چند لوگوں کے رحم پر ہو۔ جو اگر چاہیں۔ کہ خلافت کا انتظام قائم رہے۔ تو قائم رہے۔ اور اگر نہ چاہیں تو نہ رہے تو یہ کبھی گوارا نہیں کیا جا سکتا۔ اور چونکہ مسئلہ خلافت کے جماعت کے بنیادی اصول میں شامل نہ ہونے سے جماعت ایسے خطرات میں رہ سکتی ہے۔ جو مبایعین کو غیر مبایعین میں پیش آئے اور دس گیارہ آدمیوں کے جنبش قلم سے قادیان [illegible] بن جاتے۔ اس لئے جماعت کے وہ کام جو تبلیغ اور تربیت سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ ایک ایسی انجمن کے حوالے نہیں کئے جا سکتے تھے۔ جو خواہ مبایعین کی انجمن ہی ہو۔ اور خواہ بہترین مخلص ہی اس کے ممبر کیوں نہ ہوں۔ اس کے لئے ضرورت تھی۔ کہ ایک ایسا نقطہ قرار دیا جائے۔ جس پر جماعت قائم کر دی جائے۔ تا اسے اس بارے میں ٹھوکر نہ لگ سکے۔

ان حالات کی وجہ سے ہی میں نے اس مشورہ سے جو میں خلافت کے زمانہ میں [illegible] ایک ایسی جماعت تجویز کی۔ کہ تبلیغ کا کام اس کے سپرد رہے اور وہ براہ راست خلیفہ کی نگرانی میں رہے۔ تاکہ سلسلہ کے اصولی کام خطرہ میں نہ ہوں۔ ایک وجہ تو یہ تھی۔ نظارت الگ تجویز کرنے کی ۔

دوسری وجہ یہ تھی۔ کہ مجلس کے قواعد کی بنیاد ایسی طرز پر رکھی گئی تھی۔ کہ جماعت کی نمائندگی کو اس میں کوئی دخل نہ تھا۔ سب سے خطرناک حکومت کی صورت یہ سمجھی گئی ہے کہ چند آدمی حکمران ہوں۔ جو خیال کئے جاتے ہوں۔ کہ لوگوں کے نمائندے ہیں۔ مگر دراصل نمائندے نہ ہوں۔ اور جن کے اختیار میں ہو۔ کہ آیندہ اپنے قائم مقام آپ تجویز کر سکیں۔ یہ سب سے خطرناک طرز کی حکومت ہے۔ اور یہ سب باتیں صدر انجمن میں پائی جاتی تھیں۔ اس کے ممبر جماعت کے نمائندے خیال کئے جاتے تھے۔ مگر وہ نمائندے نہ تھے انہیں کلی اختیار تھا۔ کہ اپنے قائم مقام تجویز کر لیں۔ اور جماعت کا کوئی اثر ان پر نہ تھا ۔

اس وجہ سے بھی ضروری تھا۔ کہ ایسی بنیاد کام کی رکھی جائے۔ جسے آہستگی کے ساتھ اس طرح بدلا جائے کہ جماعت کی نمائندگی صحیح معنوں میں پائی جائے۔ اور جماعت کے نمائندوں کی رائے کا اثر اس انتظام پر ہو ۔

تیسری وجہ جو شروع میں سب سے زیادہ محسوس کی گئی۔ وہ یہ تھی۔ کہ مجلس معتمدین اپنے قواعد کے لحاظ سے براہ راست خلیفہ سے تعلق نہیں رکھتی تھی۔ خلیفہ سے مشورہ لینا اور بات ہے۔ اور براہ راست تعلق رکھنا اور۔ مجلس کے کاموں کی یہ صورت تھی۔ کہ وہ ہر معاملہ میں فیصلہ کر کے خلیفہ کے سامنے پیش کر سکتی تھی کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ اور اپنے قواعد کے لحاظ سے وہ ایسا کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی قانون ایسا نہ تھا۔ کہ جس کی وجہ سے وہ کوئی فیصلہ کرنے سے قبل خلیفہ سے اس بارے میں مشورہ لینے کے لئے مجبور ہو یا خلیفہ بعد فیصلہ جو مشورہ دے۔ اس کا ماننا اس کے لئے لازمی ہو گو یہ بات ہی فضول تھی۔ کہ فیصلہ کے بعد کوئی مشورہ دیا جائے مگر یہ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس کی بناوٹ میں خلافت کا کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ آیندہ کے لئے اس قسم کے نقصانات کا اپنی طرف سے ازالہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ باقی زمانہ اور وقت خود اصلاح کرتا جائے گا ۔

اب یہ صورت تجویز کی گئی ہے۔ کہ صدر انجمن مجلس شوریٰ ہوگی۔ جو بجٹ وغیرہ پر غور کرے گی مجلس معتمدین نہ کوئی بجٹ پاس کر سکیگی۔ نہ اس میں کوئی تبدیلی کر سکے گی۔ جب تک خلیفہ کو اطلاع نہ دے۔ اور مجلس شوریٰ اس پر غور نہ کر لے۔ پس مالی اختیارات مجلس معتمدین [illegible]

کو دیے گئے ہیں۔ آئندہ صدر انجمن بجٹ پاس کیا کریگی۔ اور صدر انجمن نام ہے خلیفہ اور اس کے مشیروں کا۔ مشیر رائے دینگے۔ اور خلیفہ بجٹ پاس کریگا۔ گویا اب بجٹ صدر انجمن پاس کریگی۔ جس کا صدر خلیفہ ہوگا۔ اور مجلس معتمدین اس بجٹ کی پابندی کریگی۔ جس میں کمی یا زیادتی کا اسے اختیار نہ ہوگا ؎

اسی طرح موجودہ انتظام میں قواعد کو اس طرح ڈھالا گیا ہے کہ صدر انجمن کو اختیارات خلیفہ کی طرف سے ملتے ہیں۔ پہلے تو مجلس معتمدین اس طرح اختیارات تجویز کرتی۔ کہ جنہیں دیکھ کر حیرت ہوتی۔ کہ کس طرح مذہب اور یہ اختیارات جمع ہو سکتے ہیں مثلاً مجلس نے پاس کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام ماننا ضروری ہے۔ گویا اس بات کا اس نے فیصلہ کیا۔ کہ یہ ضروری ہے۔ حالانکہ مجلس کا وجود ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے ظہور میں آیا تھا۔ اس طریق کی بجائے ہونا یہ چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجلس کو یہ اختیارات دئے ہیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ کوئی شخص کہے۔ میں چار رکعت فلاں وقت پڑھوں گا۔ دو رکعت فلاں وقت۔ تین رکعت فلاں وقت۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ نماز پڑھو۔ اس لئے ہم پڑھتے ہیں۔ تو پہلی صدر انجمن اپنا یہ منصب سمجھتی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اختیارات دے۔ اور اختیارات ماتحت کو ہی افسر کی طرف سے نہیں دئے جاتے۔ بلکہ ماتحت بھی افسر کو اختیار دیتے ہیں جیسے سفر میں اپنے میں سے کسی ایک شخص کو امیر بنا کر اسے اختیارات دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح انجمن کے قواعد میں یہ بات شامل تھی۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات مانینگے۔ گویا انجمن حضرت مسیح موعودؑ کو اختیار دیتی تھی۔ کہ آپ ہم سے اپنی بات منوا لیں۔ حالانکہ انجمن کا وجود پیدا ہی آپ کے حکم سے ہوا تھا۔ اور اس وجہ سے اس کی بنیاد یہ ہونی چاہیئے تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجمن کو یہ اختیارات دئے ہیں۔ پس انجمن کا پہلا طریق مذہب اور حقیقت کے خلاف تھا۔ جس کا بدلنا ضروری تھا ؎

اسی طرح انجمن کے قواعد میں یہ تھا۔ کہ ہم خلیفہ وقت کی بات مانیں گے۔ گویا خلیفہ کو وہ اختیار دیتے تھے کہ تم ہم سے بات منوا لینا۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجمن کو یہ اختیارات دئے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضہ کے وقت یہ اختیار رہے۔ یا یہ کہ آپ نے یہ اختیار قائم رکھے۔ اور یہ زائد دئے۔ اسی طرح ہر خلیفہ کے وقت ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اصل قائم مقام جماعت کا خلیفہ ہے۔ اس لئے صدر انجمن خواہ کتنے اختیارات رکھے اور خواہ بالکل آزاد کر دی جائے۔ تو بھی اس کے اختیارات نیابتی ہونگے۔ جو اوپر سے آئے ہونگے۔ اور خلیفہ اگر دیکھے کہ انجمن غلطی کرتی ہے۔ تو اس سے اختیارات چھین بھی سکتا ہے مگر انجمن کی جو پہلی حالت تھی۔ اس میں خلیفہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ بلکہ انجمن والے خلیفہ کے اختیارات چھین سکتے تھے یعنی وہ کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم تمہاری بات نہیں مانینگے اب یہ رکھا گیا ہے۔ کہ انجمن کو یہ اختیارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دئے۔ یا آئندہ جو اختیارات خلفا دینگے۔ ان کے مطابق کام کریگی۔ گو انجمن کے اختیارات میں اس طرح کوئی تبدیلی نہیں ہوئی مگر نقطہ نگاہ بدل گیا ہے پہلے یہ تھا۔ کہ انجمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفا کو اختیار دیتی تھی۔ اور اب یہ ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے پہلے انجمن کو اختیارات دئے۔ آئندہ خلفاء دینگے۔

خواجہ حسن نظامی صاحب کو مقابلہ کا چیلنج

سنہ ۱۹۲۰ء کا ذکر ہے۔ نہ معلوم حسن نظامی صاحب نے کیا سمجھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور اجمیر کی مسجد میں کھڑے ہو کر ایک گھنٹہ کے اندر اندر اپنی باطنی قوت سے ہلاک کر دینے کا دعویٰ کیا۔ لیکن جب حقیقی مباہلہ پر جو اسلام سے ثابت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے آمادگی ظاہر فرمائی۔ تو خواجہ صاحب نے صاف طور پر اعلان کر دیا۔ کہ میں نے مباہلہ کی حیثیت سے چیلنج ہی نہ دیا تھا اگر مباہلہ کا نام بھی اس مضمون میں تھا تو اچھا تھا۔ خواجہ صاحب کو جلدی ہوش آ گئی۔ ورنہ ان کی باطنی قوت خود انہیں باطنی بنا دیتی ؎

خواجہ صاحب نے جس قسم کے مقابلہ کا اعلان کیا تھا چونکہ وہ شریعت اسلامیہ کے قطعاً خلاف تھا۔ اس لئے اس کی بیہودگی ظاہر کرتے ہوئے انہیں اس مباہلہ کی دعوت دی گئی تھی۔ جو اسلام سے ثابت ہے۔ مگر خواجہ صاحب نے اسی طرح اسے قبول نہ کیا۔ جس طرح ہمیشہ باطل پرست اسے قبول کرنے سے راہ فرار اختیار کرتے رہے ہیں۔ لیکن خواجہ صاحب کی قوت باطنی کا اسی رنگ میں جس میں کہ وہ چاہتے تھے۔ مقابلہ کرنیوالے بھی موجود ہیں۔ چنانچہ آریوں کے متعلق ان کا جو مقابلہ کا اعلان شائع ہوا تھا اس کے جواب میں ایک شخص پروفیسر ماسا نند نے آریہ اخبارات میں "حسن نظامی کا چیلنج منظور" کے عنوان سے مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں :۔

"اب وقت محض باتیں بنانے کا نہیں ہے۔ بلکہ میدان میں آنے کا ہے۔ آؤ اور اپنے معجزوں کی کچھ شکل دکھاؤ اس وقت جو معجزے میں دکھلاؤں گا۔ ان میں سے چند معجزوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) سوئی کے سوراخ سے اونٹ نکالکر دکھلانا (۲) چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھانا (۳) ایک آدمی کے دو آدمی بنا دینا مرد کو عورت بنا دینا (۵) پانی میں سے ہر قسم کے عطر کی خوشبو پیدا کرنا (۶) آسمانی فرشتوں سے ہر ایک چیز منگوانا (۷) ہتھکڑی اور پھانسی سے چھوٹ جانا (۸) انگلی سے دودھ کا نکلنا (۹) تھوڑی سی چیزوں سے بہت کو کھلا دینا وغیرہ"

دیکھئے شعبدہ بازی کے شوقین اور ماہر خواجہ حسن نظامی صاحب اس چیلنج کو منظور کر کے اپنے کرتب دکھلاتے۔ اور آریہ پروفیسر پر غالب آتے ہیں یا چپ سادھ لیتے ہیں ؎

ٹائمز آف انڈیا کی جہالت

جہاں لنڈن کے اخبار "سٹار" نے کارٹون کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کر کے اسلامی دنیا کے مذہبی خیالات اور اعتقادات سے سخت ناواقفیت اور جہالت کا اظہار کیا تھا۔ وہاں "ٹائمز آف انڈیا" نے حسب ذیل سطور لکھ کر اس سے بھی زیادہ جہل مرکب ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے :۔

"جب وہابیوں کے حامی اخبارات رسول اللہ کو ایک انسان سمجھتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک آپ کو علم غیب حاصل نہیں تھا۔ نہ آپ کے توسل سے دعا کی جا سکتی ہے۔ نہ آپ کے مزار کا طواف کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ آپ کا مولود پڑھنا جائز ہے۔ تو پھر ان کو "سٹار" کے کارٹون پر چیخ پکار کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے اس کا مدعا سوائے اس کے اور کیا سمجھا جائے کہ یہ بھی حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے کا ایک طریقہ نکالا گیا ہے۔"

(ترجمہ از اخبار جمعیتہ ۲۲ر اکتوبر)

اگر ٹائمز آف انڈیا کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا روحانی پیشوا مانتے ہیں۔ اور ہر ایک وہ بات جس سے آپ کی خفیف سی بھی ہتک اور بے ادبی ہوتی ہو۔ گوارا نہیں کر سکتے تو وہ ایسے خیالات کا اظہار نہ کرتا ؎

جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء کے متعلق اعلان

اخراجات جلسہ کی فراہمی کے لئے تحریک

گذشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ جلسہ سالانہ کے چندہ اور ضروریات کی فراہمی کی تحریک جلسہ سے کافی عرصہ پہلے نہیں کی گئی اس پر بہت لوگ حیران ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اس دفعہ چندہ خاص کی تحریکوں اور صدر انجمن اور نظارتوں کے الحاق کی وجہ سے خاکسار جلسہ سالانہ کی تحریکوں سے متوقف رہا۔ اب جبکہ مجلس معتمدین اور نظارتوں کا الحاق ہو گیا۔ اور مشترکہ بجٹ تیار ہو گیا ہے۔ جلسہ سالانہ کے متعلق یہ پہلی تحریک شائع کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی ضروریات کی ایک فہرست بھی شائع کرتا ہوں۔ اور تمام احباب کی خدمت میں فرداً فرداً اور بحیثیت اجتماعی بھی گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ فہرست پڑھ کر بواپسی ڈاک دفتر جلسہ سالانہ میں اطلاع فرما دیں۔ کہ وہ فہرست کی کونسی چیز یا چیز کی قیمت یا قیمت کا کوئی حصہ اس جلسہ سالانہ کے لئے عطا فرمائیں گے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس دفعہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تمام اجناس بصورت اجناس وصول کی جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ روپیہ وہاں سے لیا جائے جہاں سے جنس آ نہ سکے۔ یا وہاں جنس نہ ہو۔ اس لئے احباب پوری توجہ سے اس کام میں لگ جائیں۔ خدا کی تیار کردہ جماعت کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ میں یقین واثق رکھتا ہوں۔ کہ میری اس تحریک کے پڑھتے ہی تمام احباب فرداً فرداً لکھیں گے۔ کہ وہ فلاں چیز یا اس کا جزو یا اس کی قیمت جلسہ کے لئے دیں گے۔ اسی طرح تمام جماعتیں خود ہی اجلاس کر کے مطلع فرمائیں گی۔ کہ وہ اس اس قدر اشیاء دیں گی۔ جس جماعت کی طرف سے ایک ہفتہ کے اندر اطلاع نہ آئی [illegible] ایک ہفتہ کے اندر اطلاع آنی ہے۔ تو میں حق رکھوں گا۔ کہ ان سے دریافت کروں۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ آپ نے کوئی اطلاع نہیں دی۔ کیونکہ میں یہ تحریک بحیثیت ناظر ضیافت ہونے کے احباب کی خدمت میں [illegible] اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صاف اعلان فرمایا ہوا ہے۔ کہ سلسلہ کے ناظر اگر کوئی تحریک کریں۔ تو ان کی تحریر میری تحریر سمجھی جائے۔

پس میں تمام احباب کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ یہ تحریک میں بحیثیت ناظر ضیافت کرتا ہوں۔ ہر دوست کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کے سنتے ہی مجھے لکھے۔ کہ میں نے فہرست پڑھی ہے۔ میں یہ امداد جلسہ کے لئے دوں گا۔ اور اگر کوئی دوست بغرض محال ایسے بھی ہوں۔ جو ایک پائی کی چیز یا ایک پائی بھی نہیں دے سکتے۔ تو ان کا بھی فرض ہے۔ کہ مجھے اطلاع دیں۔ کہ میں ایک پائی بھی نہیں دے سکتا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ جو بھائی ایک پائی نہیں دے سکتے۔ وہ دو پیسہ کا کارڈ کس طرح لکھ سکتے ہیں۔ تو میں کہوں گا۔ کہ وہ کسی اور احمدی بھائی سے ایک سادہ لفافہ مانگ کر مجھے بیرنگ لکھ دیں۔ کہ میں ایک پائی بھی جلسہ کے لئے نہیں دے سکتا۔ مطلب یہ کہ جب ہم سب نے عہد بیعت میں اقرار کیا ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اور اس سلسلہ کی مالی مدد کریں گے۔ تو پھر ہمارا فرض ہے۔ کہ مرکز کی طرف سے جو تحریک ہو۔ اور تحریک بھی اس عہدہ دار کی طرف سے جس کی تحریک اور تحریر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ اپنی تحریک اور تحریر قرار دیتے ہوں فوراً اس پر عمل کریں۔ میں سچ کہتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں۔ کہ جلسہ سالانہ پر صرف چند ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور یہ رقم اتنی قلیل ہے۔ کہ اگر تحریک کے پڑھتے ہی ہر احمدی معمولی معمولی رقم کی اشیاء بھی اپنے ذمہ لے لے۔ تو ایک دن میں تمام فہرست پوری ہو جائے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جب یہ تحریک شائع ہو تو مثلاً لاہور کو لے لو۔ فرض کرو اس میں ایک ہزار مرد و عورت و بچے احمدی ہیں۔ اب قومی اور دینی ولولہ کا تو تقاضا یہ ہے کہ فہرست سنتے ہی دفتر جلسہ میں ایک ہزار کارڈ موصول ہوں۔ جن میں ہر فرد کی طرف سے چھوٹی بڑی چیزوں کی امداد یا بہت بڑی چیزوں کے کسی جزو کی ادائیگی کا وعدہ ہو۔ یہ تو فرداً فرداً حالت ہے۔ اس کے بعد لاہور میں ایک عام اجلاس ہو جس میں فیصلہ ہو۔ کہ علاوہ فرداً فرداً چندہ کے بحیثیت جماعت لاہور کی طرف سے مثلاً تمام آرد گندم یا تمام ایندھن یا ان کی قیمت دی جائے گی۔

یہ ہے وہ طریق جو میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس تنگی اور تنگ وقت میں استعمال کرنا چاہیئے۔ پس میں یہ تحریک شائع کر کے تمام انجمنوں کے ہر فرد کے علیحدہ علیحدہ خط اور بحیثیت مجموعی خطوط کا منتظر ہوں۔ جلسہ کے چندہ کے متعلق گذشتہ سالوں میں ایک مشکل جماعتوں کو پیش آئی تھی۔ وہ اس دفعہ [illegible] اور وہ یہ کہ بعض جماعتوں سے گذشتہ سال ہم نے گھی لیا تھا۔ ان کو گھی کی رسید تو دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے دی گئی تھی۔ مگر گھی کی رقم بحیثیت رقم کے ان کے کھاتوں میں درج نہیں کی گئی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ناظر صاحب بیت المال نے ان جماعتوں کو لکھا۔ کہ تمہارے چندہ میں جو جلسہ سالانہ کا چندہ مقرر کیا گیا تھا۔ ایک پیسہ بھی نہیں آیا۔ اب وہ جماعتیں حیران تھیں۔ کہ ہم تو مثلاً ایک سو روپیہ کا گھی دے چکے ہیں۔ اور مرکز والے لکھتے ہیں۔ کہ ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔ جس سے انہوں نے یہ ارادہ کیا۔ کہ ہم آئندہ جلسہ سالانہ کے لئے امداد بصورت جنس نہ دیں گے۔ بلکہ بصورت نقد رقم دیں گے۔ مگر اس میں نقصان ہے۔ کیونکہ بعض جماعتیں جنس کی صورت میں تو ایک سو روپیہ تک کی جنس دے سکتی ہیں۔ مگر وہی جماعتیں اگر نقد چندہ دیں۔ تو شاید بڑی مشکل سے [illegible] روپیہ جمع ہوں۔ اس لئے یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو جماعتیں یا افراد جلسہ سالانہ کے لئے ہم کو کوئی جنس یا چیز دیں گے۔ اس جنس یا چیز کی قیمت بصورت نقد چندہ کے ان کے کھاتوں میں ناظر صاحب بیت المال درج فرما دیں گے۔ مثلاً جو جماعت ایک کنستر ۱۷ اثار گھی کا بھیجے گی۔ اس کے کھاتہ میں اس ۱۷ اثار گھی کی قیمت درج ہو گی۔ اور ان کو رسید نقدی کی دی جائے گی۔ اور یہ چندہ ان کے بجٹ میں مجرا ہو گا۔ اس لئے تمام زمیندار احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ گھی۔ آرد گندم۔ لکڑی اور تمام دالیں وغیرہ اس دفعہ جلسہ سالانہ کے لئے عنایت فرما دیں۔

اب میں اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں۔ اور مکرر ہر احمدی بھائی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کے پڑھتے ہی مجھے خط لکھے کہ وہ

(۱) فہرست کی فلاں چیز پوری کی پوری دے گا۔

(۲) یا فہرست کی فلاں جنس کا اتنا حصہ دے گا۔

(۳) یا فلاں چیز کی پوری کی پوری قیمت دے گا۔

(۴) یا فلاں چیز کی قیمت کا اتنا حصہ دے گا۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے۔ خواہ وہ مرد ہو۔ خواہ عورت یا سمجھدار بچہ۔ کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق کوئی نہ کوئی چیز اس قومی کام کے لئے ارسال فرمائے۔ ہر فرد کو چاہیئے۔ کہ وہ بلا انتظار اپنی جماعت کے اجلاس کے مجھے اپنے وعدہ سے مطلع فرمائے۔ پھر ہر انجمن کا فرض ہے۔ کہ وہ تحریک سنتے ہی ایک خاص اجلاس کر کے بحیثیت مجموعی وعدے سے مطلع فرمائے۔ جس فرد کا خط نہ آیا۔ یا جس جماعت کی طرف سے کوئی وعدہ نہ پہنچا۔ تو میرا حق ہے۔ کہ میں اس سے پوچھوں۔ کہ کیوں جناب یہ تغافل کیسا۔ آپ کا فرض تو یہی ہے۔ آگے کوئی بھائی [illegible] اور خدا کے نزدیک بھی۔ مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس فرض کو ادا کریں گے۔ اور ان اصحاب کی مہمان نوازی کے لئے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ کی مقرر کردہ دعوت میں شرکت کے لئے آئیں گے کسی نہ کسی رنگ میں امداد دیں گے۔ والسلام

جواب کا منتظر

سید محمد اسحاق ناظر ضیافت (لنگر خانہ و جلسہ سالانہ)

فہرست ان اشیاء کی جو جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء کیلئے درکار ہیں!

نمبر شمار	نام اشیاء	مقدار یا وزن	اندازہ قیمت
۱	آٹا	۸۰۰ من	چار ہزار روپیہ
۲	روغن زرد	۲۲ من	ایک ہزار سات سو ساٹھ
۳	لکڑی	۲ ہزار من	۲ ہزار روپیہ
۴	پاتھیاں	۸ گڈے	للعہ
۵	کوئلہ پتھر کا	۲۵۰ من	مالعہ ۲۵
۶	دال نخود	[illegible]	[illegible]
۷	دال ماش	۶۰ من	مالعہ ۳۶ ر
۸	دال مسور	۱۲ من	سعہ ر
۹	دال مونگ	۲ من	عسہ ۲۵ ر
۱۰	چینی	۸ من	مالعہ ۱۶ ر
۱۱	چاول باسمتی	۱۲ من	مالعہ ۱۶ ر
۱۲	چاول ٹوٹہ	۳۰ من	مالعہ ۲۵ ر
۱۳	ہلدی	۴ من	صہ ۸۵ ر
۱۴	دھنیاں	۴ من	عہ ۷۵
۱۵	نمک	۲۵ من	عسہ ۶۵
۱۶	مرچ سرخ	۴ من	لعہ ۸۰ ر
۱۷	سیاہ مرچ	۸ سیر	لعہ ر
۱۸	الائچی کلاں	۱۶ سیر	لعہ ر
۱۹	زیرہ سفید	۴ ثار	
۲۰	دار چینی	۴ ثار	..
۲۱	زیرہ سیاہ	[illegible] ثار	..
۲۲	لونگ	۳ ثار	..
۲۳	الائچی خورد	۲ ثار	..
۲۵	آلو	۷۰ من	للعہ ر
۲۶	ادرک	۴ من	سعہ ۶۰ ر
۲۷	شلجم	۸۰ من	سعہ ۶۰ ر
۲۸	چائے	۱۵ اثار	عسہ
۲۹	بسکٹ	۵۰۰ عدد	صمہ ر
۳۰	[illegible]	..	عہ ۱۵
۳۱	گوشت	..	دو ہزار روپیہ
۳۲	رنگ زرد	ایک ڈبہ	عہ ۸
۳۳	دودھ	..	للعہ ر
۳۴	کٹورے	۴۰۰ عدد	مالعہ ۱۲۵
۳۵	لوٹے	۱۵۰۰ عدد	عہ ۱۲ ر
۳۶	آبخورے	۱۶۰۰ عدد	مسعہ ۲۸ ر
۳۷	پیالے	۹۰۰۰ عدد	مالعہ ۱۴۶ ر
۳۸	دوریاں	۸۰ عدد	عسہ ر
۳۹	رکابیاں	۵۰۰ عدد	لعہ ر
۴۰	ہانڈیاں	۳۰ عدد	عہ ۸ ر
۴۱	تنور	۳۰ عدد	للعہ ر
۴۲	کنالیاں	۸۰ عدد	عسہ ۲ ر
۴۳	بیچ ہریکین	۱۰۰ عدد	صمہ ر
۴۴	بیچ دیوار گیر	۱۰۰ عدد	صمہ ر
۴۵	بتیاں ہریکین	۱۰ بنڈل	للعہ ۸ ر
۴۶	بتیاں دیوار گیر	۱۲ بنڈل	سے ۳ ر
۴۷	ٹوکریاں	۲۰۰ عدد	عسہ ۲۵
۴۸	چمچے	۲۰۰	عسہ ۱۵
۴۹	چھلکا بید	.	عفہ ۲ ر
۵۰	چھڑیاں برائے گری	۵۰ عدد	سے ر
۵۱	چٹائیاں کلاں	۱۰۰ عدد	صمہ ر
۵۲	چٹائیاں خورد	۵۴ عدد	لعہ ۳۱ ر
۵۳	کپڑا کھدر	۵۰۰ گز	مار ۳۰
۵۴	کڑھائیاں آہنی	۱۶ عدد	عسہ ۲ ر
۵۵	دیگ	۴۰ عدد	آٹھ ہزار روپیہ
۵۶	سلاخ آہنی	۴ عدد	عسہ ۲ ر
۵۷	کفگیر	۴ عدد	سے ۳ ر
۵۸	چمنیاں ہریکین	۱۵۰ عدد	عسہ ۱۵
۵۹	چمنیاں وف لیمپ	ایک درجن	عہ ۶ ر
۶۰	دیاسلائی	چار گرس	عسہ ر
۶۱	چمنیاں دیوار گیر ہر قسم	۲۰ درجن	صمہ ر
۶۲	تیل کش	۸ عدد	سے ۳ ر
۶۳	[illegible]	لوٹا ۴ عدد قیمت ۸ عدد	عہ ۸ ر
۶۴	صابن		سے ر
۶۵	دوات	۸۰ عدد	سے ۸ ر
۶۶	ہولڈر	۱۰۰ عدد	سے ۳ ر
۶۷	نب	ایک ڈبیہ	عہ ۸ ر
۶۸	پنسل سیاہ	۱۲ درجن	سے ۸ ر
۶۹	کاغذ سفید	۱۰ رم	للعہ
۷۰	فینائل	۸ ڈبہ	عسہ ۲۵ ر
۷۱	جھاڑو	۵۰ عدد	سے ۳ ر
۷۲	تولیہ سفید	۸ عدد	سے ر
۷۳	پرچ پیالیاں	۲ درجن	سے ۶ ر
۷۴	قفل	۲۰۰ عدد	صہ ۵ ر
۷۵	رسے برائے جلسہ گاہ	۳ من	للعہ ر
۷۶	کاپیاں	۸۰ عدد	صمہ ۵ ر
۷۷	پاکٹ بک	۵ درجن	للعہ ۴ ر
۷۸	موم بتی	ایک پیٹی	لعہ ۱۱ ر
۷۹	قینچیاں	۱۰ عدد	للعہ ۴ ر
۸۰	چھریاں گوشت کاٹنے کیلئے	۵۰ عدد	معہ ر
۸۱	چاقو	۸ عدد	عصہ ر
۸۲	سیاہی مختلف	..	عمہ ۵ ر
۸۳	کسیر	..	سے ۳ ر
۸۴	خشت برائے جلسہ گاہ وغیرہ	۱۲ ہزار	مالعہ ۱۶۰
۸۵	بانس	..	عسہ ۱۵

ملازمت کیلئے عمدہ موقعہ

جنوبی ہند میں ایک فرم جنگل کٹوا کر آباد کرانا چاہتا ہے۔ ایسے احمدی نوجوانوں کو بھرتی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جو جنگل میں رہنے سے گھبرائیں نہیں۔ شکار کھیلنے والے ہوں تو بندوقیں برتیچ لوڈنگ زکار توسی بھی حفاظت کیلئے دیجائینگے۔ تعلیم یافتہ ہوں۔ مزدوروں سے کام لے سکیں۔ اور انگریزی میں حساب و کتاب رکھ سکیں۔ تنخواہ ۵۰ ماہوار اور ۳۰ ماہوار الاؤنس ملیگا۔ باقی قیام و آرام کا انتظام بھی فرم مذکور کرے گا۔ احمدی احباب اپنی اپنی جماعت کی تصدیق لیاقت اور چال چلن کرا کر میرے پاس درخواستیں جلد بھیجیں۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی سند ایسے اشخاص کو دیں۔ جو قابل اعتبار اور مستعد احمدی ہوں۔ جماعت کو بدنام کرنے والے نہ ہوں۔ کیونکہ یہ فرم احمدی نہیں ہے۔ ہمارے مستعد اور ایماندار نوجوان اگر اپنی محنت و دیانت میں کامیاب ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک بڑی قوم میں تبلیغ اسلام کا ذریعہ ہو جائے گی۔ سفر خرچ جانیوالے خود برداشت کریں گے ۔ (ذوالفقار علی خاں ناظر امور عامہ)

تلاش عزیز

گذارش ہے۔ کہ میرے بھائی کا لڑکا مسمی عبد اللہ جس کا حلیہ حسب ذیل ہے چند روز سے کہیں چلا گیا ہے۔ ناظرین اخبار الفضل میں سے اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو خاکسار کو اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔ رنگ گندم گوں۔ ناک اونچا۔ [illegible] قد درمیانہ۔ جسم دبلا ۔ خاکسار محمد عیسیٰ [illegible] ضلع فیروزپور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول عنہ

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

لارپھر یار ام متوفی قائمقام سیوا رام گوبند رام وغیرہ پسران لالہ پھرایا رام مہر اڑہ سکنائے گھیانہ مدعی بنام داد

دعوی ۴۴۳ بروئے تمسک

اشتہار بنام داد ولد معظم ذات کرتوانہ سکنہ حویلی بہادر شاہ تحصیل شورکوٹ ۔

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ۔ ۲۴ ۱۰/۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول عنہ

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

حکم چند ولد ساکھی رام ہگل سکنہ شورکوٹ مدعی بنام عبدالرحمن خاں۔

دعویٰ معہ ۱۸۰ روپیہ بروئے تمسک

اشتہار بنام عبدالرحمن خاں ولد عبدالکریم پٹھان سکنہ کوٹ ملا محمد شریف خال تحصیل شورکوٹ ۔

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۱۲ ۱۱/۲۵ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ۔ ۲۷ ۱۰/۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول عنہ

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

دوکان گنگا رام گوردیال بذریعہ گوردیال نارنگ سکنہ گھیانہ مدعی بنام بوڑا رام ۔

دعویٰ ۔ ۲۲۹ بروئے بہی

اشتہار بنام بوڑا رام ولد دسندہ رام قوم رہاڑھی سکنہ چک ۹۲ تحصیل جھنگ ۔

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ

دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۱۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ۔ ۲۷ ۱۰/۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

باجلاس میاں عبدالمجید خاں صاحب عدالتی بہادر سلطانپور

سالگ رام ۔ بھگوانداس پسران اوتم چند ۔ نفیر چند ولد دھنپت رائے ۔ ذات اروڑ اسکنہ سلطانپور ۔ مدعیان ۔

بنام

پال سنگھ ۔ ہزارہ سنگھ پسران اہل سنگھ ۔ ذات جٹ گھوڑکہ ۔ تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر ۔ کبو بدار کشن پور گھوڑکہ تحصیل سلطانپور مدعا علیہم ۔

دعویٰ مبلغ ۱۸۰ بروئے بہی حساب

حلفیہ بیان مدعیان سے پایا جاتا ہے ۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۲ کا کچھ پتہ نہیں ہے ۔ اس لئے زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مدعا علیہ نمبر ۲ کے نام اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے ۔ کہ وہ اصالتاً یا مختاراً بتاریخ ۲۴ ر کاتک ۸۲ سمہ حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے تو بہتر ورنہ عدم حاضری میں اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ۔ آج بتاریخ ۷ ر کاتک ۸۲ سمہ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت دستخط حاکم

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب بی ۔ اے ۔ ایڈیشنل سب جج بہادر دوسوہہ ضلع ہوشیارپور ۔

جگن ناتھ ولد مادھو رام ۔ ذات کھتری سکنہ سری گوبندپور تحصیل بٹالہ ۔

بنام

روڑا ولد مولا ۔ ذات جٹ سکنہ سلیم پور ۔ تھانہ ٹانڈہ ۔ حال بہانوڑی ۔ تحصیل بٹالہ ۔ ضلع گورداسپور ۔

دعویٰ ۱۸۰ بروئے تمسک

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں ۔ مگر تعمیل نہیں ہوئی ۔ درخواست وبیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتے ہیں ۔ لہذا اشتہار ہذا اخبار الفضل قادیان ضلع گورداسپور میں مشتہر کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر بتاریخ ۱۲ ۱۱/۲۵ کو مدعا علیہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً یا کسی مختار کی وساطت سے حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرے گا ۔ تو کارروائی یکطرفہ اس کے خلاف

عمل میں لائی جاوے گی ۔

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۳ ۱۰/۲۵ جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت دستخط حاکم

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب بی ۔ اے ۔ ایڈیشنل سب جج بہادر دوسوہہ ضلع ہوشیارپور

بھو ولد سندھی ذات ترکھان ۔ سکنہ پیانے قاضی ۔ تھانہ ٹانڈہ

بنام

نور محمد ولد زید ذات ارائیں ۔ سکنہ پیانے قاضی تھانہ ٹانڈہ حال چک ۳۶ ج ب وٹ سیوال ۔ ڈاکخانہ یاد کیا کرد ضلع منٹگمری

دعویٰ یکصد روپیہ بروئے تمسک

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں ۔ مگر تعمیل نہیں ہوئی ۔ درخواست وبیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتا ہے ۔ لہذا اشتہار ہذا اخبار الفضل قادیان ضلع گورداسپور مشتہر کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر بتاریخ ۱۹ ۱۱/۲۵ کو مدعا علیہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً یا کسی مختار کی وساطت سے حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو کارروائی یکطرفہ اس کے خلاف عمل میں لائی جاویگی ۔

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۴ ۱۰/۲۵ جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت دستخط حاکم

سول انجینئرنگ کالج کپورتھلہ بہ سرپرستی وامداد

ہز ہائی نس عالی جناب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہٗ یسال گذشتہ میں کالج ہذا کو ریاست نے ریکگنائزڈ کر لیا ہے ۔ یہاں کے طلباء گورنمنٹ کے ہر محکمے میں مختلف تنخواہوں پر اس وقت کام کر رہے ہیں ۔ بہت سے اخبارات معززین اور انجینئرز کے علاوہ ڈائرکٹر جنرل ملٹری ورکس انڈیا ایجوکیشنل کمشنر انڈیا گورنمنٹ کے ایسے جلیل القدر حکام نے یہاں کی تعلیم ضبط نظم ونسق اور سٹاف کی تعریف فرمائی ہے ۔ سب ڈورسیر ۔ اوورسیر اور سب انجینئر کلاسز کے پراسپکٹس ملازم شدہ طلباء کی فہرست معہ حکام کے سرٹیفکیٹ کے مینجنگ ڈائرکٹر صاحب سے مفت مل سکتے ہیں ۔

ممالک غیر کی خبریں

دمشق کے تاریخی شہر کی عبرت انگیز تباہی، فرانسیسیوں کے ہاتھوں

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ (ٹائمز کا خاص تار) وہ سیدھا بازار جس کا نام "شارع مستقیم" تھا۔ اور جہاں دین مسیحی قبول کرنے کے بعد پولوس رسول نے اقامت اختیار کی تھی۔ تقریباً تمام برباد ہو گیا ہے۔ ٹائمز کا نامہ نگار دمشق سے لکھتا ہے۔ کہ تباہی و بربادی فرانسیسی گولہ باری کی عنایت سے ہوئی ہے۔

نامہ نگار نے اپنے مراسلہ میں وہ پردہ خفا اٹھا لیا ہے۔ جو عرصہ دراز سے روئے حقیقت پر پڑا ہوا تھا۔ پھٹنے والے گولوں کی وجہ سے تمام سڑک پاش پاش ہو گئی ہے۔ بازار میں دورویہ دوکانیں اور مکان برباد ہو گئے ہیں۔ چھتیں گر پڑی ہیں۔ اور تمام بازار ایسا نظر آتا ہے۔ جیسے وہ غبارہ جس میں سے ہوا خارج ہو گئی ہو۔ "شارع مستقیم" کے گردو نواح میں جس قدر محلہ جات ہیں۔ ان میں سخت کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ یہ علاقہ تقریباً تمام برباد ہو گیا ہے "جامع اموریہ" جو ایک نہایت خوبصورت مسجد تھی۔ اس کے گنبد میں گولوں سے سوراخ ہو گئے ہیں۔ اور اس کی وہ کھڑکیاں جن میں پچی کاری کر کے نظارہ چمنستان پیدا کیا گیا تھا شکست ہو گئی ہیں۔ "قصر اعظم" نامی عظیم الشان محل جو بیش بہا تاریخی آثار کا خزانہ تھا۔ اس بری طرح سے منہدم ہو گیا ہے۔ کہ اب شاید اس کی مرمت بھی نہ ہو سکے۔ کئی ایک بازار تباہ اور بہت سے خوبصورت محل قطعی منہدم ہو گئے ہیں۔ نامہ نگار کے اصلی الفاظ حسب ذیل ہیں:-

"الفاظ نہیں ملتے۔ کہ اس قدیم ترین اور مقدس شہر کی حالت کی تصویر کھینچ سکوں۔ جس کے چیدہ چیدہ اور اعلیٰ درجہ کے تاریخی آثار تباہی و بربادی کا منظر پیش کر رہے ہیں"

گولہ باری سے پہلے رات کیوقت تمام شہر لوٹا گیا۔ خصوصاً ان دروزیوں نے تہلکہ مچا دیا۔ جن کی قیادت سابق پولس افسر کر رہا تھا۔ پرانے شہر کے بہت سے محلوں کو نقصان پہونچا۔ خصوصاً ان بازاروں کو جہاں وہ مال غنیمت جو دروزی دیہات سے لایا گیا تھا فروخت ہوتا تھا۔ ۱۷ر اکتوبر کی رات کو تمام قدیم شہر بندوقوں کے فیروں کی آواز سے گونج رہا تھا۔ ۱۸ر اکتوبر کو فرانسیسی ٹینکیاں پوری تیزی کے ساتھ گلی کوچوں میں دوڑتی پھرتی تھیں اور مظاہرہ کے طور پر توپیں بھی چلاتی تھیں۔ لیکن مجمع گلی کوچوں میں آڑ اور کمینگاہیں بنائے ڈٹا ہوا تھا۔ اور ٹینکوں کی تاک میں تھا۔ جس وقت یہ فرانسیسی ٹنکیاں سامنے آئیں مجمع نے آگ برسانا شروع کر دی۔ اسی روز بوقت شب فرانسیسیوں نے خالی گولے پرانے شہر پر پھینکے۔ ۱۹ر اکتوبر کو دفعتہً فرانسیسیوں نے اپنی تمام سپاہ قدیم شہر کی طرف ہٹا لی۔ جس میں گوری اور کالی دونو فوجیں تھیں۔ اور بعد ازاں ۲۴ گھنٹہ کامل وہ گولے برسائے کہ الامان والحفیظ طیارے الگ آگ برسا رہے تھے۔ اور مشین گنیں الگ چیخ رہی تھیں۔ اور اس قیامت صغریٰ کا حشر صرف اس وقت ختم ہوا۔ جب معززین شہر نے بھاری جرمانہ اور اپنی تمام رائفلیں پیش کر دینے کا وعدہ کر لیا۔

لنڈن ۲۷ر اکتوبر۔ دمشق سے جو خبریں لنڈن آئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے انگریزی قنصلیٹ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ اگرچہ انگریزی مال و متاع کا نقصان ضرور ہوا ہے۔ لیکن کوئی انگریزی رعایا کا شخص ہلاک نہیں ہوا۔

قاہرہ ۲۷ر اکتوبر۔ مختلف اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۸ اور ۲۰ر اکتوبر کو دمشق ایک دہشت ناک حالت میں مبتلا رہا۔ اور جن وحشیانہ طریقوں سے بغاوت کو فرو کرنے کی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اور جس طرح فرانسیسیوں نے باغیوں کی نعشوں کو سر بازار پھرایا۔ ان کی علامات فرانسیسی جذبہ پشیمانی کے فقدان پر اب تک ماتم کناں ہیں۔ دمشق کے مسافروں کا بیان ہے۔ کہ ۱۸ ماہ حال کی شام کو کچھ روسیوں کا ایک گروہ اپنے سردار حسین القریش کی سرکردگی میں محلہ شاگور میں گھس آیا۔ اور نعرے لگانے لگا۔ کہ "تمہارے دروزی بھائی آ پہنچے ہیں۔ اب اٹھ کھڑے ہو" فوراً ہی ایک پولس کی چوکی پر حملہ ہوا۔ اور ایک فرانسیسی افسر گولی سے اڑا دیا گیا۔ محلہ کے باشندے باغیوں کے ہمراہ ہو گئے۔ اور یہ سب کے سب میدان کی طرف بڑھے۔ یہاں کے باشندے بھی ان کے ہمراہ ہوئے۔ ایک سو فرانسیسی جو ارمنوں کی امداد سے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ دونوں طرف سے باغیوں کے نرغہ میں آ گئے۔ اور وہ بہادرانہ لڑتے ہوئے مارے گئے۔ فوراً ہی ایک ہوائی جہاز نمودار ہوا۔ اور مجمع پر گولے برسانے لگا۔ بعدہ دوسرے ہوائی جہاز اور متحرک آہنی قلعے آ موجود ہوئے۔ ان سب نے مل کر عوام الناس میں موت کا بازار گرم کر دیا۔ لوگ ادھر ادھر فرار ہو رہے تھے۔ اور چیونٹیوں کی طرح بھونے جا رہے تھے +

قاہرہ ۲۷ر اکتوبر۔ دمشق کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہوائی جہازوں۔ مسلح گاڑیوں اور افواج کے آ جانے کے بعد باغی پبلک اور ملٹری عمارتوں پر گولیاں چلاتے رہے بالآخر توپ خانے کو گولہ باری کرنی پڑی۔ یہ گولہ باری اتوار کی رات سے منگل تک جاری رہی۔ ان گولوں نے بہت سی عمارتوں اور بازاروں کو مسمار کر دیا۔ محل اعظم جو مشرق کی ایک عالیشان قدیم یادگار تھی۔ اسے بہت نقصان پہنچا ہے۔ سینکڑوں بندگان خدا گلیوں میں مرے پڑے ہیں۔ دو ہزار آدمی تو ان مسمار شدہ عمارتوں کے نیچے دب گئے۔

فرانسیسیوں نے دو ہزار سپاہی عیسائی حلقوں کیطرف بھیج دیئے تھے۔ اس لئے باغی ان پر حملہ نہ کر سکے۔ مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ جس آدمی کے قبضہ میں ہتھیار پائے جائیں گے۔ اسے سزائے موت ملے گی۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے۔ کہ دمشق کے گرد ۴ منظم جتھے پھر رہے ہیں۔ ۸ر اکتوبر کو ۴۰ آدمیوں کا جو جتھا شہر میں داخل ہوا تھا۔ اس نے جنرل سرائیل کے اغوا کی کوشش کی تھی۔ فرانسیسیوں نے شہر کے لوگوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے گولہ باری کی تھی۔ کیونکہ انہیں یہ معلوم ہو گیا تھا۔ کہ ان جتھوں کا شہر کے لوگوں سے تعلق ہے +

(روما ۲۶ر اکتوبر) پاپائے روم نے امریکہ سے ۴۵ لاکھ روپے قرض لینے کے لئے گفت و شنید کی ہے۔ یہ خطیر رقم ایک تفریح گاہ کے خریدنے میں صرف ہوگی +

(قسطنطنیہ ۲۶ر اکتوبر) حکومت ترکی نے ایک کمیشن سنہ کے سوال پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ عام اور حکومت کے کاروبار کے سلسلہ میں تو عیسائی سنہ اختیار کیا جائے۔ اور ہجری سنہ صرف مذہبی تہواروں کے حساب کے لئے مختص کر دیا جائے +

لنڈن ۲۷ر اکتوبر۔ فرانسیسی وزارت نے استعفےٰ دیدیا۔

ہندوستان کی خبریں

امرتسر ۲۸ر اکتوبر۔ اکال تخت امرتسر کے ان پجاریوں نے جن کو مدت ہوئی۔ اکال تخت سے نکالا گیا تھا۔ اس کے قبضہ کی بحالی کے لئے دیوانی عدالتوں سے ڈگری حاصل کر لی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اس ڈگری کے اجراء کے لئے درخواست دی ہے +

نائب صدر بلدیہ گجرات نے مدیر و مالک "سیاست" کو چند مضامین کی بناء پر جنہیں وہ ہتک آمیز کہتے ہیں۔ (۱۰۰۰) روپے ہرجانہ ادا کرنے کا نوٹس دیا ہے +

ناگپور ۲۷ر اکتوبر۔ اکولہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک فساد رونما ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے جو لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ مرگھٹ پر ہندوؤں کی نعشوں پر حملہ کیا۔ حملہ کی بنا یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ ہندو ایک درگاہ کے پاس سے باجہ بجاتے ہوئے گذرے۔ تین ہندو اور ایک مسلمان زخمی ہو گیا۔ اس فساد سے چند گھنٹہ بعد ہی جامع مسجد کے قریب ایک اور لڑائی ہوئی۔ جس میں جانبین کے اکثر افراد سخت زخمی ہوئے۔ پولیس کی مستعدی نے مزید فسادات کا سدباب کر دیا +

منشی عبد الرحمن صاحب کشمیری کو تاحبانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا